السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسمیان محمد شریف و محمد حسین وولی محمد برادر حقیقی ہیں۔ مگر عرصہ سے الگ الگ ہیں۔ ساری چیزیں بجز کھیت کے منقسم ہوچکی ہیں۔ ایک کھیت کے متعلق مسمی ولی محمد بغیر رائے ومشورہ اپنے بھائیوں کے اسامی سے قبضے کا مقدمہ لڑے۔ ولی محمد ہار گئے۔ اور اسامی جیت گیا۔ ولی محمد بعدہ گھر سے اپنے سسرال چلے گئے۔ جہاں تقریبا 14 برس رہے۔ ولی محمد نے سسرال پہنچ کر ایک معتبر شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ محمد حسن بھائی اگر اپنا کچھ فائدہ دیکھیں۔ تو آگے مقدمہ لڑیں۔ ہم کو اب اس کھیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعدہ محمد حسن نے کھیت مذکورہ کا مقدمہ بعدالت کمشنری وہائی کورٹ بعد خرچ زر کثیر کے جیت لیا۔ اور کھیت پر قبضہ دخل حاصل کرلیا۔ ولی محمد اب اپنے سسرال سے بعد 14 برس کے آگے ہیں۔ اور دعوے دار ہیں۔ کہ ہمارے مقدمہ خرچہ جس کو ہار گئے تھے۔ دونوں بھائی دیں۔ مگر محمد حسین و محمد شریف عذدار ہیں کہ تم مشترکہ کھیت کا مقدمہ دائر کرکے بلا ہم لوگوں کے مشورہ کے ہماری ملکیت کھو بیٹھے تھے۔ اور بلا ہم لوگوں کی رائے کے تم کو مقدمہ داخل کرے کا کوئی حق نہ تھا۔ ہم دونوں خرچہ دینے کے زمہ دار نہیں۔ بلکہ بمطابق تمہارے کہلا بھیجنے کے اس کھیت پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ولی محمد ہارے ہوئے مقدمہ کا خرچہ پانے کا مستحق ہے۔ یا نہیں۔ حالانکہ دوران مقدمہ میں بھی کبھی تذکرہ نہیں کیا۔ اور اب کھیت پر اس کا حق بحال رہا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شراکتوں میں دو قسم کا طریقہ رائج ہے۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ایک شخص جو مختار ہو یا شرکاء میں سے بڑا ہو وہ جو کام کرے۔ عدالتی اور عرفی طور پر دوسرے سے سب اس کے زمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک شریک کا کوئی کام کرتا ہے۔ دوسرے خاموش رہ کر اپنی رضامندی ظاہر کردیتے ہیں۔ ان تینوں بھائیوں کا برتاؤ اگر ایسا ہی ہے۔ تو تینوں خرچ میں شریک سمجھے جایئں گے۔ اگر ان کا دستور العمل مشورے سے کام کرنے کا ہے۔ تو اکیلا ولی محمد خرچے کا زمہ دار ہے ہر حال ان کے سابقہ طرز عمل کو دیکھا جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 561

محدث فتویٰ